مارکنگ اسکیم اردو

(Marking Scheme Urdu)

سینئر سیکنڈری اسکول امتحان

مارچ 2015

اردو (الیکٹیو)

Urdu(Elective)

ممتحن حضرات کے لئے عام ہدایات:

(General Instructions for Head Examiners and Examiners)

ممتحن حضرات کو چاہیے کہ کاپیوں کی اصلاً چیکنگ شروع کرنے سے قبل وہ کاپیوں کی چیکنگ کے لیے رہنمائی کے جو نکات طے کیے گئے ہیں ان نکات کو خوب سمجھ بوجھ کر ذہن نشین کرلیں۔

امتحان کی کاپیوں کی جانچ کے لئے یکسوئی کے ساتھ ساتھ صبر وتحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سرسری انداز سے کاپیوں کی چیکنگ کر دینا خود ہماری دیانت داری اور خلوص کو مجروح کرتا ہے۔ اس طرح کی چیکنگ میں بہت سی ناہمواریاں بھی رہ جاتی ہیں۔ دوران چیکنگ کچھ اساتذہ نرمی کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کچھ خاصے سخت ہوجاتے ہیں۔ دونوں ہی صورتوں میں طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کی ناہمواریوں سے بچنے کے لئے کافی غور وخوض کے بعد ان نکات کا تعین کیا گیا ہے جس پر عمل درآمد کرکے ہم معیاری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر پائیں گے۔

کاپیوں کی چیکنگ کے سلسلے میں رہنمائی کے جو نکات پیش کئے جارہے ہیں ضروری نہیں کہ طلبا کے جوابات نمونے کی تشریح اور توضیح ہی کے انداز پر ہوں۔ مرکزی خیال والے سوالات کے جوابات میں انداز بدل

سکتا ہے۔لیکن ہمارا خیال ہے کہ نمبروں کی تقسیم پر اس سے کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔آپ کو ہر حال میں مارکنگ اسکیم کے دائرے میں رہ کر ہی چیکنگ کا عمل انجام دینا ہے تاکہ ماضی میں ہوتی رہی ناہمواریوں کو دور کیا جاسکے۔

امید ہے کہ اس صبر آزما کام کو آپ اپنا فرض سمجھ کر انجام دیں گے۔

ممتحن حضرات کا رویہ مشفقانہ ہونا چاہیے قواعد اور املا کی معمولی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

صدر ممتحن(Head Examiner)اس بات کو ہر طرح سے یقینی بنائیں کہ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔کچھ اساتذہ مارکنگ اسکیم(Marking Scheme) کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے روایتی انداز سے مارکنگ کرتے ہیں جس سے طلبہ کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔اس طرف صدر ممتحن کو خصوصی توجہ دینی ہے۔

(1) سپریم کورٹ کے حالیہ حکم نامہ کے مطابق اب طلبہ اپنے جوابات کی کاپیوں کی عکسی کاپی (فوٹو کاپی) مقررہ فیس جمع کر کے سی۔بی۔ایس۔ای۔سے حاصل کر سکتے ہیں اس لئے صدر ممتحن/ممتحن حضرات کو ہدایت دی جاتی ہے کہ کاپیوں کی چیکنگ میں کسی قسم کی کوئی لاپرواہی نہ برتیں اور مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل کریں۔

(2) صدر ممتحن اس بات کا اطمینان کرنے کے لئے کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم(Marking Scheme) کے مطابق ہو رہی ہے،وہ ممتحن کی جانچی ہوئی ابتدائی پانچ کاپیوں کا باریک بینی سے جائزہ لے گا۔جائزہ لینے اور یہ اطمینان کرنے کے بعد ہی کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم کے مطابق ہو رہی ہے ممتحن کو مزید کاپیاں جانچنے کے لیے دے گا۔

(3) ممتحن حضرات کو کاپیاں جانچ کے لئے صرف اسی وقت دی جائیں جب جانچ کے پہلے دن ممتحن اجتماعی یا انفرادی طور پر مارکنگ اسکیم پر تبادلۂ خیال کر چکے ہوں۔

(4) کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں دی ہوئی ہدایت کے مطابق ہی کی جائے گی۔یہ جانچ بھی ممتحن کے اپنے روایتی اندازِ فکر اپنے تجربے اور کسی دیگر بات کو مدنظر رکھ کر نہیں بلکہ صرف مارکنگ اسکیم کو ذہن میں رکھتے ہوئے کی جائے۔

(5) اگر کسی سوال کے کئی جز و ہیں تو ہر جز و کے نمبر بائیں ہاتھ کے حاشیہ میں الگ الگ دیے جائیں اور پھر تمام اجزا میں حاصل نمبروں کو جمع کر کے سوال کے آخر میں حاشیئے میں لکھ کر اس کے گرد دائرہ بنا دیا جائے۔

(6) اگر کوئی طالب علم ایسا جواب لکھتا ہے جو مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے لیکن وہ جواب صحیح ہے تو صدر ممتحن سے مشورہ کے بعد نمبر دیے جائیں۔

(7) اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ یعنی ایکسٹرا جواب لکھتا ہے تو جو جواب زیادہ معیاری ہو اس پر نمبر دیا جائے اور کم معیاری جواب کو زائد (Extra) تصور کرتے ہوئے کاٹ کر وہاں Extra لکھ دیا جائے۔ اور اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ جواب تحریر کر دیتا ہے اور پھر غلطی سے یا جلد بازی میں انھیں کاٹ دیتا ہے تو ایسی صورت میں زیادہ معیاری جواب کو ہی مطلوبہ جواب تصور کرتے ہوئے نمبر دیے جائیں۔

(8) اگر کوئی طالب علم دئے ہوئے اقتباس یا اس کے کسی حصے کو اپنے جواب کے لئے استعمال کرتا ہے مثلاً اقتباس میں دی ہوئی معلومات کو اپنے مضمون کے لئے استعمال کرتا ہے تو اس کے نمبر نہیں کاٹے جائیں گے سوائے اس کے کہ اس کا جواب دریافت کئے گئے سوالات سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔

(9) ممتحن حضرات کو سب ہی سیٹ کے سوال ناموں کی مارکنگ اسکیم کا باریک بینی سے مطالعہ کرنا چاہیے۔ جس سے کہ وہ ہر سیٹ کی مارکنگ اسکیم سے بخوبی واقف ہوسکیں۔

(10) ممتحن حضرات کو چاہیے کہ جواب کی ہر کاپی کو کم سے کم پندرہ سے بیس منٹ کا وقت دیتے ہوئے اس طرح چیک کریں کہ روز بیس سے پچیس کاپی چیک کرنے میں پانچ سے چھ گھنٹے ضرور لگیں۔

(11) ممتحن حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں بتائی گئی نمبروں کی تقسیم کے مطابق ہی ہو۔

(12) ممتحن حضرات کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ ان کے پاس ایک نمبر (1) سے لے کر سو (100) نمبر تک کا پیمانہ ہے۔ برائے کرم اگر کسی سوال کا جواب درست ہے تو صد فی صد (100%) نمبر دینے سے گریز نہ کریں۔

(13) صدر ممتحن/ممتحن حضرات کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اگر کاپیوں کی چیکنگ کے دوران کوئی ایسا جواب سامنے آتا ہے جو بالکل غلط ہے تو اس پر کراس (×) کا نشان لگا دیا جائے اور صفر دیا جائے۔

(14) زبان وادب کی کاپیاں جانچنے والے اکثر حضرات یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی طالب علم کو صد فی صد نمبر دینا ناممکن ہے۔ یہ خیال روایتی اور رجعت پسندانہ ہے۔ اس عمل سے گریز کیا جانا اشد ضروری ہے۔

(15) اقدار پر مبنی سوالات کے سلسلے میں صدر ممتحن/ممتحن حضرات کے لیے خصوصی ہدایت یہ ہے کہ اگر طالب علم مناسب دلیلوں کے ساتھ کوئی ایسا جواب تحریر کرتا ہے جس کا حوالہ مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے تو اسے بھی درست تصور کیا جائے اور پورا پورا نمبر دیا جائے۔

(16) جب طلبا تخلیقی اظہار کرتے ہوں تب ان کے خوشخط اور املا پر بھی نمبر دینے کا خیال رکھیں۔

Code No. 30/1

مارکنگ اسکیم

اردو (الیکٹو)

کل نمبر 100 **وقت 3 گھنٹے**

1۔ درج ذیل میں سے کسی ایک اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق پوچھے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔ **10**

حکومت نے تجربے کے طور پر کچھ لوگوں کو ایک رات جگائے رکھا اور صبح ہونے پر سوئے بغیر ان لوگوں نے جب اپنے تکیہ کو ہٹایا تو وہاں کچھ بھی نہ تھا۔ یہ دیکھ کر حکومت کو کافی تسلی ہوئی۔ اس نے ملک کی چوٹی کے سائنٹسٹوں کو جمع کیا اور ان کے سامنے یہ مسئلہ رکھا کہ اگر اس ملک کو تباہی سے بچانا ہے تو ملک میں دولت کی بیہودہ تقسیم کو ختم کرنا ہی ہوگا۔ دولت تو کمانے کی چیز ہے جو پڑی مل جائے اور وہ بھی ایک ہی وقت میں سب کو مل جائے اسے خدا کا عذاب کہا جائے گا، دولت نہیں۔ سائنس دانوں نے اس سلسلے میں حکومت کے خیال کی تائید کی تو طے پایا کہ کوئی ایسی دوا ایجاد کی جائے جو لوگوں کی راتوں کی نیند چھین لے۔ بڑی عرق ریزی کے بعد سائنس دانوں نے ایک ایسا انجکشن تیار کیا جس کے لگانے سے آدمی کو مہینوں نیند نہ آئے۔ ان انجکشنوں کو سرکاری اسپتالوں میں گلوکوز کے نام پر پہنچایا گیا جہاں ہزاروں شہریوں کو سرکاری کارندے روز پکڑ کر لاتے اور انھیں یہ گلوکوز چڑھایا جاتا۔

(i) درج بالا اقتباس کس سبق سے لیا گیا ہے اور سبق کے مصنف کا نام کیا ہے؟

(ii) حکومت نے تجربہ کے طور پر کیا کیا؟

(iii) حکومت نے سائنس دانوں کے سامنے کیا مسئلہ رکھا؟

(iv) خدا کا عذاب کسے کہا جائے گا؟

(v) سائنس دانوں نے کیا دوا ایجاد کی؟

یا

اب بھی ان کا خیال آتا ہے اور یاد آتا ہے کہ عالمی ادب یا انگریزی ادب پر میں نے بھی انھیں چھیڑ دیا ہے اور وہ مسلسل بولے چلے جارہے ہیں اور محسوس ہوتا ہے کہ علم و دانش کا ایک سمندر اُبل رہا ہے۔ ان کی ہمارے لیے اس وجہ سے بھی ہمیشہ ایک اہمیت رہے گی کہ بہار کی شناخت ہمارے جن جواہر سے اردو دنیا کے خزانے میں ہوتی ہے ان میں کلیم الدین کی حیثیت کوہ نور کی ہے۔ کلیم صاحب اصول تنقید پر زور دیتے تھے۔ متن اور شخصیت کے مطالعے پر ان کا زور تھا جس سے ہم بہت کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔ ان کی تنقید کا انداز کچھ Demolition Expert کا تھا جس کی ادب میں ضرورت بھی ہے اور اہمیت بھی۔ بت سازی سب کچھ نہیں بت شکنی بھی ادبی اور تاریخی سائیکل کا جز و لاینفک ہے۔ احتساب اور گرفت کا فن ان پر ختم ہو گیا۔ اب ضرورت یہ ہے کہ ان کے کارناموں کی ایڈیٹنگ اور تلخیص کی جائے تاکہ کام کی باتیں گرہ میں باندھ سکیں اور بقیہ کی حیثیت تاریخی رہ جائے۔

(i) یہ اقتباس کس سبق سے لیا گیا ہے اور سبق کے مصنف کا نام کیا ہے؟

(ii) کس کا خیال آنے پر لگتا ہے کہ علم و دانش کا سمندر ابل رہا ہے؟

(iii) کلیم صاحب کس چیز پر زور دیتے تھے؟

(iv) کلیم صاحب کی تنقید کا کیا انداز تھا اور اس کی کیا اہمیت ہے؟

(v) کلیم صاحب کے کارناموں کے لیے اب کیا کرنے کی ضرورت ہے اور کیوں

جواب:

(i) سبق کا نام:— سکون کی نیند

مصنف کا نام:— اقبال مجید

(ii) حکومت نے تجربہ کے طور پر کچھ لوگوں کو ایک رات یہ جاننے کے لیے جگائے رکھا گیا رات کو نہ سونے والوں کو بھی صبح تکیے کے نیچے دو دو لاکھ روپے ملتے ہیں کہ نہیں۔

(iii) حکومت نے سائنس دانوں کے سامنے یہ مسئلہ رکھا کہ اگر اس ملک کو تباہی سے بچانا ہے تو ملک میں دولت کی بیہودہ تقسیم کو ختم کرنا ہی ہوگا۔

(iv) دولت تو کمانے کی چیز ہے جو پڑی ہوئی مل جائے اور وہ بھی ایک ہی وقت میں سب کو مل جائے تو اسے خدا کا عذاب کہا جائے گا۔

(v) سائنس دانوں نے ایک ایسا انجکشن ایجاد کیا جس کے لگانے سے لوگوں کو مہینوں نیند نہ آتی تھی۔

یا

(i) سبق کا نام:— کلیم الدین احمد

مصنف کا نام:— احمد جمال پاشا

(ii) کلیم الدین احمد کا خیال آنے پر لگتا ہے کہ علم و دانش کا سمندر ابل رہا ہے۔

(iii) کلیم صاحب اصولِ تنقید پر زور دیتے تھے۔ متن اور شخصیت کے مطالعے پر بھی ان کا خاص زور تھا۔

(iv) کلیم صاحب کی تنقید کا انداز Demolition Expert کا تھا۔ اس کی ادب میں ضرورت بھی ہے اور اہمیت بھی کیونکہ بت سازی ہی سب کچھ بت شکنی بھی ادبی اور تاریخی سائیکل کا جزو لاینفک ہے۔

(v) کلیم صاحب کے کارناموں کی ایڈیٹنگ اور تخلیص کرنے کی ضرورت ہے تاکہ کام کی باتیں ہم گرہ میں باندھ سکیں اور بقیہ کی حیثیت تاریخی رہ جائے۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر 2×5 = 10

2۔ درج ذیل میں سے کسی ایک سوال کا سو(100) لفظوں میں جواب لکھیے۔ 5

(i) مکتوب نگاری کی روایت کا جائزہ غالب کے خطوط کی روشنی میں لیجیے۔

(ii) افسانہ ''لمحے'' کس دکھ بھرے واقعہ پر مبنی ہے؟ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

جواب:

(i) غالب نے اردو مکتوب نگاری کو ایک نیا راستہ دکھایا۔ بقول حالی ''مرزا کی اردو خط و کتابت کا طریقہ فی الواقع سب سے

نرالا ہے۔ نہ مرزا سے پہلے کسی نے خط و کتابت میں اختیار کیا نہ ان کے بعد کسی سے اس کی پوری پوری تقلید ہو سکی۔‘‘

غالبؔ نے مکالمے کو مراسلہ بنا دیا۔ ان کے اردو خطوط میں ان کی اپنی زندگی اور زمانے کے بہت دلچسپ نقشے سمٹ آئے ہیں۔ خاص طور پر 1857 کے آس پاس کا ماحول غالب کے خطوط میں جس تفصیل کے ساتھ رونما ہوا ہے اس کے پیش نظر یہ خطوط ایک تاریخی مواد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ غالب نے جو اسلوب اختیار کیا تھا اس کی نقل کسی سے بھی مکمل نہ ہو سکی۔ واقعہ نگاری، منظر نگاری اور جذبات نگاری کی غیر معمولی مثالیں ان کے خطوط میں بھری ہوئی ہیں۔ اسی کے ساتھ طنز و مزاح کا عنصر بھی ان کے خطوط کی اہم خصوصیت ہے۔

(ii) افسانہ ’’لمحے‘‘ ملک کی تقسیم کے دوران رونما ہونے والے فسادات کے دکھ بھرے واقعہ پر مبنی ہے۔ 1947 میں دہلی میں ہونے والے فرقہ وارانہ فساد کے دوران بلوائیوں نے ایک بے قصور عورت کے پیر میں لاٹھی ماردی تھی جس سے وہ زندگی بھر کے لیے لنگڑی ہو گئی تھی۔ افسانہ ’’لمحے‘‘ میں یہی دکھ بھرا واقعہ بڑے موثر ڈھنگ سے پیش کیا گیا ہے۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر 5 = 5×1

3۔ درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔ **10**

(i) خورشید الاسلام نے ناول نگاری کی کن ذمہ داریوں کو بیان کیا ہے؟

(ii) غالبؔ نے گرمی کی شدت کا ذکر کن الفاظ میں کیا ہے؟

(iii) دولت مندوں نے آخر میں خدا سے کیا دعا مانگی؟

(iv) رپورتاژ ’پودے‘ کس چیز کی روداد ہے؟ اس میں کیا بتایا گیا ہے؟

جواب:

(i) خورشید الاسلام نے ناول نگاری کی ذمہ داریوں کے باب میں لکھا ہے کہ ہر موضوع کے اپنے مخصوص امکانات ہوتے ہیں۔ ناول نگار کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ ان امکانات کو بروئے کار لائے ان تقاضوں کو پورا کرے اور فطرت کی ان لہروں کو بہتا ہوا دکھائے جو واقعات اور کرداروں کی ساخت پرداخت کرتی ہیں۔

(ii) غالبؔ نے گرمی کی شدت کا حال یوں بیان کیا ہے کہ ''گرمی کا حال کیا پوچھتے ہو اس ساٹھ برس میں یہ لو، یہ دھوپ، یہ تپش نہیں دیکھی۔ دھوپ بہت تیز ہے ہوا اگر چلتی ہے تو گرم نہیں ہوتی اور اگر رک جاتی ہے تو قیامت آجاتی ہے۔''

(iii) دولت مندوں نے آخر میں خدا سے یہ دعا مانگی کہ اے خدا تو ہم سے ہمارا سب کچھ لے لے اور ہمیں ہماری راتوں کی نیند لوٹا دے۔

(iv) رپورتاژ 'پودے' ترقی پسند تحریک کی حیدرآباد کانفرنس کی روداد ہے۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس تحریک نے کس طرح ہمارے ادب میں انسان دوستی اور حقیقت پسندی کی ایک نئی روایت کا پودا لگایا۔ (2+3)

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر **5×2 = 10**

4۔ درج ذیل میں سے کسی ایک حصے کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق پوچھے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔ **10**

نہ دیکھو ان استخوان ہائے شکستہ کو حقارت سے
یہ ہے گور غریباں، اک نظر حسرت سے کرتا جا
نکلتا ہے یہ مطلب لوح تربت کی عبارت سے
''جو اس رستے گزرتا ہے تو ٹھنڈی سانس بھرتا جا''

....

حقیقت غور سے دیکھی جوان سب مرنے والوں کی
تو ایسا ہی نظر آنے لگا انجام کار اپنا
انھی کی طرح جیسے مل گیے ہیں خاک میں ہم بھی
یونہی پرسان حال آنکلا ہے اک دوستدار اپنا

(i) درج بالا شعری حصہ کس نظم سے لیا گیا ہے اور نظم کے شاعر کا کیا نام ہے؟

(ii) شاعر استخواں شکستہ کو حقارت سے دیکھنے کو کیوں منع کر رہا ہے؟

(iii) لوح تربت کی عبارت سے کیا مطلب نکلتا ہے؟

(iv) غور سے حقیقت دیکھنے پر شاعر کو کیا نظر آیا؟

(v) ان کی وضاحت کیجیے:

پرسان حال، خاک میں ملنا، گور غریباں، استخواں

یا

میں ایک حادثہ بن کر اٹھا تھا رستے میں
عجب زمانے مرے سر سے تھے گزرتے ہوئے

منزل نہ ملی تو قافلوں نے
رستے میں جما لیے ہیں ڈیرے

دل کا وہ حال ہوا ہے غم دوراں کے تلے
جیسے ایک لاش چٹانوں میں دبا دی جائے

ہاتھ سے کس نے ساغر پٹکا موسم کی بے کیفی پر
اتنا برسا ٹوٹ کے پانی ڈوب چلا مے خانہ بھی

خود رفتگی شب کا مزا بھولتا نہیں
آئے ہیں آج آپ میں یا رب کہاں سے ہم

(i) شاعر حادثہ بن کر کیوں کھڑا تھا؟

(ii) قافلوں نے رستے میں ڈیرے کیوں جما لیے ہیں؟

(iii) غم دوراں سے شاعر کے دل کا کیا حال ہوا ہے؟

(iv) موسم کی بے کیفی پر کیا واقعہ پیش آیا؟

(v) شاعر خود رفتگی شب کا مزانہ بھولنے کی بات کیوں کر رہا ہے؟

جواب:

(i) نظم کا نام:— گورے غریباں

شاعر کا نام:— نظم طباطبائی

(ii) شاعر استخوان ہائے شکستہ کو حقارت سے دیکھنے کو اس لیے منع کر رہا ہے کہ ایک دن بالا آخر مر کر سب کو اسی طرح مٹی میں مل جانا ہے۔

(iii) لوح تربت کی عبارت سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ اگر اس رستہ سے گزر رہا ہے تو ٹھنڈی سانس بھرتا ہوا جا۔

(iv) غور سے حقیقت دیکھنے پر شاعر کو نظر آیا کہ اپنا انجام بھی ایک دن ایسا ہی ہوگا۔

(v)

پرسان حال	:	حال پوچھنے والا
خاک میں ملنا	:	ختم ہوجانا/مرجانا
گورغریباں	:	قبرستان
استخواں	:	ہڈّی

یا

(i) شاعر حادثہ بن کر اس لیے کھڑا تھا کیونکہ جدید انداز فکر کے مطابق انسانی وجود کو ایک حادثہ قرار دیا جاتا ہے۔

(ii) منزل نہ ملنے کی وجہ سے قافلوں نے رستے میں ڈیرے جما لیے۔

(iii) غم دوراں سے شاعر کے دل کا حال ایسا ہوا گویا ایک لاش چٹانوں میں دبا دی گئی ہو۔

(iv) موسم کی بے کیفی پر رِندنے ہاتھوں سے ساغر پٹک دیا اور پھر اتنا پانی برسا کہ مے خانہ ہی ڈوب گیا۔

(v) شاعر خود رفتگی شب کا مزانہ بھولنے کی بات اس لیے کہہ رہا ہے کہ خودی کے عالم میں رات اس پر جو کیفیت طاری تھی اس کی وجہ سے وہ دنیا و مافیہا کے غم سے بے خبر تھا۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر 2×5 = 10

5۔ درج ذیل میں سے کسی ایک سوال کا سو(100) الفاظ میں جواب لکھیے۔

(i) طویل نظم سے کیا مراد ہے اور ''وقت کا ترانہ'' میں شاعر نے کیا بیان کیا ہے؟

(ii) نظم ''یادنگر'' کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

جواب:

(i) طویل نظم دراصل نظم کی ایک خاص قسم ہے جس کا رواج پہلی جنگ عظیم کے بعد ہوا۔ پہلی مشہور ترین طویل نظم انگریزی کے ممتاز شاعر ٹی ایس ایلیٹ کی ویسٹ لینڈ (The Waste Land) ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ طویل نظم ایک طرح کا تحقیقی مقالہ ہوتا ہے۔ اتنی وسعت اور طوالت کے باعث طویل نظم میں یہ گنجائش رہتی ہے کہ شعری تجربہ کا اظہار تسلسل کے ساتھ اور مربوط طریقہ سے کیا جاتا ہے۔ (2+3)

(ii) نظم ''یادنگر'' شفیق فاطمہ شعریٰ کی مشہور نظم ہے۔ اس نظم کا مرکزی کردار ایک مصیبت زدہ عورت ہے جس کا ایک معصوم بچہ اور ایک چھوٹی بچی کو فسادیوں نے قتل کر دیا۔ اس کے بھائی اور ماں بھی فساد کی قتل و غارت گری میں کام آ چکے ہیں۔ وہ عورت خاصی دلیر ہے۔ وہ فسادیوں سے منت سماجت کرتی ہے کہ اس کے بچوں کو نہ مارا جائے مگر جب فسادی اسے مار دیتے ہیں تو اسے ریت میں دفن کر دیتی ہے اور یہی نہیں پھر وہ اسے پلٹ کر دیکھتی ہے تو اس کے چہرے کی ریت اڑ جاتی ہے اور اس کی زلفیں نظر آنے لگتی ہیں تو قاری کو جھٹکا لگتا ہے ساتھ ہی اس کے جذبات کو ٹھیس لگتی ہے۔ اس طرح فساد کی ہولناکی عیاں ہو جاتی ہے۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر 5×1 = 5

6۔ درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔ 10

(i) انسان نے اس کائنات کو اپنی کوششوں سے کس طرح خوش رنگ اور کارآمد بنایا ہے؟

(ii) اقبال کی شاعری کے امتیازات کیا ہیں؟

(iii) گورِ غریباں کے اشعار کس انگریزی نظم کا ترجمہ ہیں اور اس میں شاعر نے کیا بتایا ہے؟

(iv) نظم ''زندگی سے ڈرتے ہو'' کا مرکزی خیال کیا ہے؟ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

(i) انسان نے اس کائنات کو اپنی کوششوں سے اس طرح خوش رنگ اور کارآمد بنایا ہے کہ وہ اپنی غلطیوں سے مسلسل سیکھ رہا ہے اور اپنے تجربات کی روشنی میں نئی نئی تحقیقات کر رہا ہے اور ناکامیوں اور گمراہیوں سے گزر کر کامیابیوں کی طرف بڑھ رہا ہے اور انسانیت کے معیار کو بلند و بالا کر رہا ہے۔

(ii) اقبال کی شاعری کے امتیازات درج ذیل ہیں:

(a) عملِ مسلسل

(b) خودی کا پیغام

(c) مردِ مومن کا تصور

(d) آزادی اور حریت سے زندگی گزارنے کا حوصلہ

(e) وطن پرستی

(iii) گورِ غریباں انگریزی شاعر تھامس گرے کی نظم "Eleggy Written in a Country Churchyard" کا ترجمہ ہے۔ اس میں شاعر نے یہ بتایا ہے کہ زندگی کا انجام موت ہے۔ امیر و غریب سب ہی اس کی زد میں ہیں۔ مرنے والوں کے اچھے کام اور اس کی صحبتیں یاد رہ جاتی ہیں۔ (2+3)

(iv) نظم ''زندگی سے ڈرتے ہو'' کا مرکزی خیال یہ ہے کہ انسان اس کائنات میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

اسے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیے اور زندگی کے سلسلہ کو آگے بڑھاتے رہنا چاہیے کیونکہ زندگی ایک مستقل امکان کا نام ہے۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر **5 + 5 = 10**

7۔ درج ذیل میں سے کسی ایک سوال کا تفصیلی جواب لکھیے۔ 4

(i) پطرس بخاری کی انشائیہ نگاری پر ایک مضمون لکھیے۔

(ii) آغا حشر کی ڈرامہ نگاری کی کیا خصوصیات ہیں؟ وضاحت کیجیے۔

جواب:

پطرس بخاری کی انشائیہ نگاری

پطرس بخاری اردو ادب کے ان معدودے چند لکھنے والوں میں ہیں جنھوں نے اگرچہ کم لکھا لیکن شہرت بہت حاصل کی۔ پطرس کے مزاحیہ مضامین کا مجموعہ ''مضامین پطرس'' کل گیارہ مضامین پر مشتمل ہے مگر اس میں قہقہوں کی رنگا رنگ دنیا آباد ہے۔ انھوں نے انگریزی ادب کے مطالعے سے فائدہ اٹھایا۔ ان کے تحریر پر انگریزی ادب کی گہری چھاپ ہے۔ ان کی تحریروں میں شوخی، شگفتگی، روانی اور بے ساختہ پن نمایاں ہے۔ سیدھی سادی باتوں سے مزاح پیدا کرنا لفظوں کے الٹ پھیر سے جملے چست کرنا اور خود کو مذاق کا موضوع بنا کر اپنے اوپر ہنسنا ان کا خاص انداز ہے۔

یا

آغا حشر کاشمیری کی ڈراما نگاری

(i) آغا حشر نے ایک طرف اپنے ڈراموں میں پلاٹ اور مرکزی خیال کو زندگی سے قریب کیا تو دوسری طرف مکالموں اور زبان و بیان میں بھی شگفتگی پیدا کی۔

(ii) آغا حشر کی کردار نگاری اعلیٰ پایہ کی ہے۔ ان کے ڈراموں کے کردار عموماً متحرک اور فعال ہوتے ہیں۔ ان میں زندگی بھی ہے اور ان میں تنوع بھی پایا جاتا ہے۔

(iii) اصلاحی نقطہ نظر — وہ اپنے ڈراموں کے ذریعے معاشرے کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں

(iv) طنزومزاح — انھوں نے اپنے ڈراموں میں ایک ذیلی مزاحیہ کردار بھی متعارف کرایا۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر 4 = 4×1

8۔ درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔ 6

(i) ناول ''بیوہ'' کے اہم کرداروں کی عکاسی میں پریم چند کس حد تک کامیاب ہیں؟

(ii) دفعتاً چھینک آنے پر چیریا کوف کا ردعمل کیا تھا؟

(iii) افسانے کا عنوان ''جنم دن'' کیوں رکھا گیا ہے؟

(iv) مصنف نے بائسیکل کو دریا میں کیوں پھینک دیا؟

جواب:

(i) ناول ''بیوہ'' میں کئی اہم کردار ہیں — امرت رائے، دان ناتھ، پریما، پورنا، لالہ بدری پرشاد، کملا پرساد، دیوکی اور سمترا وغیرہ۔ پریم چند نے اپنے تمام کرداروں کے ساتھ پورا پورا انصاف کیا ہے۔ ہر کردار اپنے مخصوص طبقہ کی نمائندگی کرنے کے ساتھ ساتھ انفرادی خصوصیات کا بھی حامل ہے۔

(ii) دفعتاً چھینک آنے پر چیریا کوف کو ذرا بھی گھبراہٹ نہ ہوئی۔ اس نے جیب سے رومال نکال کر ناک پونچھی اور ایک صاحب اخلاق انسان کی طرح چاروں طرف دیکھا کہ میری چھینک کسی کے لیے خلل انداز تو نہیں ہوئی۔

(iii) افسانے کا عنوان ''جنم دن'' اس لیے رکھا گیا کہ اس افسانے میں ایک مفلس انسان کے جنم دن کو پیش کیا گیا ہے اور اس میں بتایا گیا ہے کہ اس کا یہ پورا دن کیسے گزرا۔ اس نے عہد کیا تھا کہ اس دن وہ کوئی غلط کام نہیں کرے گا۔ مگر بھوک سے مجبور ہو کر اسے کھانا چرا کر کھانا پڑا چند دن کی اس موثر روداد کے لیے جنم دن سے مناسب نام کوئی اور نہیں ہو سکتا تھا۔

(iv) مصنف نے بائسیکل کو دریا میں اس لیے پھینک دیا کہ نہ تو یہ بک سکتی تھی اور نہ ہی اس کی مرمت کی جا سکتی تھی اور نہ ہی اس پر سوار ہوا جا سکتا تھا۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر **3× 2 = 6**

9۔ درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے تفصیلی جواب لکھیے۔ **20**

(i) اردو زبان کے آغاز وارتقا پر ایک نوٹ لکھیے۔

(ii) رومانی تحریک سے کیا مراد ہے؟ اس کی ابتدا اور اہمیت کے بارے میں لکھیے۔

(iii) علی سردار جعفری کی نظم نگاری پر ایک مضمون لکھیے۔

(iv) دبستان دہلی کی شاعری کی خصوصیات کیا کیا ہیں؟

جواب:

(i) **اردو زبان کا آغاز و ارتقا**

(a) اردو زبان کے آغاز سے متعلق خیالات/نظریات

(b) اردو زبان کے ارتقا میں اداروں کی اہمیت (خانقاہ/ دربار/ بازار)

(c) اردو زبان کے مراکز (دکن/ دہلی/لکھنؤ)

(d) اردو کے اہم ادیب وشاعر

(ii) **رومانی تحریک**

(a) اغراض ومقاصد

(b) ابتدا

(c) اردو ادب پر اثرات

(d) اہمیت

(iii) علی سردار جعفری کی نظم نگاری

(a) علی سردار جعفری کے حالات زندگی (مختصر)

(b) علی سردار جعفری کی نظموں کے موضوعات

(c) انداز بیان (شاعرانہ خصوصیات)

(d) مقام ومرتبہ

(iv) دبستان دھلی کی خصوصیات

(a) داخلیت

(b) تصوف

(c) دنیا کی بے ثباتی

(d) سلاست وسادگی

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر 10×2 = 20

10۔ درج ذیل میں سے صرف تین سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔ 15

(i) مختصر افسانہ نگاری پر نوٹ لکھیے۔

(ii) پریم چند کی ناول نگاری کا جائزہ لیجیے۔

(iii) فورٹ ولیم کالج کے قیام اور ادبی خدمات کے بارے میں لکھیے۔

(iv) امراؤ جان ادا کے کردار پر روشنی ڈالیے۔

جواب:

(i) مختصر افسانہ نگاری

(a) تعریف

(b) مختصر افسانے کی روایت

(c) اردو کے مشہور افسانہ نگار اور ان کے نمائندہ افسانے

(ii) **پریم چند کی ناول نگاری**

(a) مختصر طور پر حالات زندگی

(b) پریم چند کے اہم ناول

(c) دیہاتی زندگی کی تصویر کشی

(iii) **فورٹ ولیم کالج کی ادبی خدمات**

(a) قیام (کب اور کہاں)

(b) فورٹ ولیم کالج سے وابستہ اہم مصنفین اور ان کی تصانیف

(c) اردو نثر کے ارتقا پر فورٹ ولیم کالج کے اثرات

(iv) **امراؤ جان ادا کا کردار**

(a) کس ناول سے تعلق رکھتا ہے

(b) اس کردار کی کیا خوبیاں/خصوصیات ہیں

(c) ناول میں کردار کی اہمیت

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر **5 × 3 = 15**

11۔ درج ذیل سوالوں کے متبادل جوابات میں سے صحیح جواب تلاش کر کے لکھیے۔ 5

(i) اختر الایمان کی آپ بیتی کا نام ہے:

(a) کاغذی پیرہن (b) جہانِ دگر (c) اس آباد خرابے میں

(ii) مراسلے کو مکالمہ بنا دیا ہے:

(a) حالی نے (b) غالب نے (c) اقبال نے

(iii) ''میں، وہ'' افسانے کا تخلیق کار ہے:

(a) اقبال مجید (b) شفیع جاوید (c) پریم چند

(iv) بےخف ہے مشہور

(a) شاعر (b) تنقید نگار (c) افسانہ نگار

(v) فورٹ ولیم کالج قائم ہوا:

(a) کلکتہ میں (b) آگرہ میں (c) دلی میں

جواب:

(i) (c) **اس آباد خرابے میں**

(ii) (b) **غالبؔ نے**

(iii) (b) **شفیع جاوید**

(iv) (c) **افسانہ نگار**

(v) (a) **کلکتہ میں**

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر **1× 5 = 5**